نمبر ۱۰۶ | مورخہ ۷ مارچ ۱۹۳۳ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۹ ذیقعد ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

المسیح مدینۃ

۵ مارچ کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ اب کمانسی کی شکایت نہیں ؛

یوم التبلیغ کے سلسلہ میں ۸ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں ایک اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے کے متعلق ہدایات دیں۔ اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد لوکل انجمن کے زیر انتظام مضافات کے دیہات میں تھوڑے تھوڑے اصحاب کی ٹولیاں روانہ کی گئیں۔ چھوٹے بچوں کا ایک جلوس نکلا جس نے تبلیغی اشعار پڑھتے ہوئے قصبہ کا چکر لگایا۔ دوپہر کے وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں مقامی اچھوت لوگوں کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ اور تبلیغ کی گئی۔ عصر کے وقت قصر خلافت میں غیر مسلم صاحبان کو تواضع کی دعوت دی گئی۔ اس موقعہ پر حضرت

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو مسیح موعود آنا تھا۔ وہ آچکا

"میرے بعد کس کا انتظار کروگے ؟ ان تمام علامتوں کا مصداق تو وہ ہے۔ جو ان نشانوں کے ظہور کے وقت موجود ہے۔ نہ وہ کہ جس کا ابھی دنیا میں نام و نشان نہیں۔ یہ عجیب منطق ہے جو سمجھ میں نہیں آتی۔ جبکہ میرے دعوے کے ساتھ سب نشان ظاہر ہو چکے۔ اور میری مخالفت میں کوششیں بھی ہو کر ان پر نامرادی اور ناکامی رہی۔ مگر پھر بھی انتظار کسی اور کی ہے ؟ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ میں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اترا ہوں۔ اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مگر میں خدا کی طرف سے بولتا ہوں یہ پیشگوئی کرتا ہوں۔ کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا۔ جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے۔ اور خدا کی طرف سے ہو۔ اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا۔ جو کسی وقت آسمان سے اترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ سب حسرتیں ہیں۔ جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبروں میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اترے گا۔ اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا۔ وہ آچکا۔ وہ میں ہی ہوں۔ جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ وہ خدا سے لڑتا ہے"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

درس تدریس

مولانا عبدالرحیم صاحب نے جماعت احمدیہ کیرنگ میں گزشتہ ماہ رمضان میں قرآن کریم از سورۂ توبہ تا سورۂ یونس۔ نیز کشتی نوح دافع البلاء ازالۂ حقیقت کشف الغطاء ندوۃ العلماء اور لیکچر سیالکوٹ کا درس دیا۔ یہ سعی قابل شکریہ اور دیگر جماعتوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

زمیندار کی دروغ بافی

زمیندار مورخہ ۲۲-۲۳ فروری میں اسلامیہ کالج کے دو طلباء کے احمدیت ترک کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ دونوں غیر احمدی ہیں۔ ایک محمد لطیف صاحب اس دفعہ جلسہ سالانہ پر قادیان ضرور گئے تھے۔ مگر احمدی نہیں۔ یہ محض زمیندار کے ناپاک پروپیگنڈا کی ایک جھلک ہے۔ خاکسار محمود احمد از لاہور

صوبہ سرحد کی انجمنوں کو اطلاع

بنے اخویم شیخ عبدالمجید صاحب کی تحریک پر جنرل سکرٹری شپ پراونشل انجمن صوبہ سرحد پشاور کا چارج لیا ہے۔ احباب میرے واسطے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم اپنے محض فضل و کرم سے مجھ کو اس ذمہ واری کے کام کا اہل ثابت کرے۔ میرا پتہ حسب ذیل ہے۔ شیخ احمداللہ احمدی جنرل سکرٹری پراونشل انجمن صوبہ سرحد ہیڈ کلرک کنٹونمنٹ بورڈ نوشہرہ چھاؤنی۔

کلانور جانیوالے احمدیوں کو اطلاع

جن احمدی دوستوں کا کلانور (ضلع گورداسپور) کے قرب سے گزر ہو۔ یا وہاں آنے کا اتفاق ہو۔ وہ ہمارے مکان المعروف دیوان خانہ میں جس میں جماعت احمدیہ کلانور جمعہ و دیگر نمازیں ادا کرتی ہے ضرور آیا کریں۔ خدا کے فضل سے وہاں ان کی رہائش و خوراک وغیرہ کا انتظام آسانی سے ہو سکے گا۔ خاکسار مرزا اعظم بیگ احمدی۔ کلانور۔

درخواست امداد

بندہ کے چھوٹے بھائی نے پچھلے سال بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اور اس کے اصرار پر اس کو ایم۔ اے میں داخل کرا دیا گیا اپریل تک اس کا خرچ مہیا ہو گیا ہے۔ لیکن آئندہ کے واسطے فی الحال کوئی انتظام ہوتا نظر نہیں آتا۔ اس لئے اگر کوئی احمدی دوست تین چار سو روپیہ بطور قرض عنایت کر دیں۔ تو بندہ کے بھائی کا ایم۔ اے کے امتحان تک خرچ چل سکے۔ خاکسار منشی میاں غلام دین کوٹلی ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔

احباب محتاط رہیں

مقبول الٰہی جس کے متعلق الفضل مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۳۲ء میں چھپ چکا ہے۔ اس کی نسبت معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ کبھی اپنا نام مقبول الٰہی ظاہر کرتا ہے اور کبھی نور محمد۔ اور اس طرح موقعہ بموقعہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کو دھوکا دیتا ہے۔ اس کے متعلق یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ اس پر پہلے بھی ایک مقدمہ دائر ہے۔ اور پولیس اس کی تلاش میں ہے احباب کو چاہیئے۔ کہ ایسے شخص کے دھوکہ اور فریب سے بچیں اور جہاں تک ہو سکے۔ اس کے گرفتار کرانے میں مدد دیں۔ علاوہ ازیں آئندہ یہ بھی احتیاط کریں۔ کہ کسی نو وارد کے متعلق جب تک صحیح حالات معلوم نہ ہوں۔ پورا یقین نہ کیا کریں۔ ناظر امور عامہ قادیان

درخواست ہائے دعاء

۱۔ مولوی عبداللہ صاحب مالا باری مبلغ سیلون کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ وہ بیماری کی حالت میں ہی ان کو چھوڑ کر فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے لئے سیلون پہنچ گئے ہیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ جن کا کوئی نگران نہیں۔ احباب ان کی اہلیہ صاحبہ کی کامل شفاء کے لئے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

۲۔ برادرم دین محمد بعض مشکلات میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں خاکسار رحمت اللہ از سوگا ۔

۳۔ میری لڑکی قریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ نیز میں خود بھی عرصہ سے علیل ہوں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار بشیر احمد خان بجواڑا

۴۔ برادرم صوبیدار ولی محمد خان احمدی سخت بیمار ہیں۔ اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ خاکسار محمد حلیم خان الہ آباد

۵۔ برادرم فضل دین صاحب احمدی کو ان کے ایک غیر احمدی افسر نے ملازمت سے بھی معطل کرا دیا تھا۔ اور ملازمت سے بھی معطل کرا دیا تھا۔ برادرم فضل دین صاحب نے اس پر فوجداری مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ دوست کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد شفیع قریشی از کالا باغ۔

قادیاں ہے فی الحقیقت آئینہ اسرار کا

جان و دل سے ہیں ہوں شیدا سید ابرار کا
پرورش پاتا ہے احساں قلب میں دیدار کا

ہیں مسلط خانۂ دل پر مرے تاریکیاں
آہ! کیا باندھوں تصور روئے پُرانوار کا

ہے گلشن جولان گاہ عشق حق اور میں نحیف
کیوں نہ دامن تھام لوں پھر احمد مختار کا

خواہ پہلے کچھ نہ ہو آزادؔ لیکن آج کل
قادیاں ہے فی الحقیقت آئینہ اسرار کا

محمد بشیر آزاد۔ انبالہ شہر

ہوزری کے متعلق اہم اعلان

مجلس شوریٰ ۱۹۳۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ آئندہ جو کام شروع کیا جائے۔ اس میں جماعت کے لوگ حصہ لیں۔ لیکن ہوزری کی سکیم جو مجلس شوریٰ میں غور کے بعد حضرت اقدس نے منظور فرمائی تھی۔ احباب نے اس کی طرف جماعتی رنگ میں توجہ نہیں کی اس کے بارہ میں منتظم فروخت حصص جناب سیکرٹریان ان کی خدمت میں حضرت اقدس کا تاکیدی خطاد و دیگر کاغذات روانہ کر رہے ہیں۔ مناسب اجتماع۔ اور ایک دفعہ جمعہ کی نماز میں مقامی جماعت کو اس تحریک میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ ابھی تک صرف ۲۴۳ احباب نے ۱۶۵۰ حصص خرید کئے ہیں۔ حالانکہ جب تک پانچہزار حصص فروخت نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک یہ کام پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان و نمائندگان مجلس شوریٰ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ اور اپنی کارگزاری سے مطلع فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ۔ قادیان

مبلغ اڑیسہ کا تبلیغی پروگرام

مولوی عطاء الرحمن صاحب مولوی فاضل جو علاقہ اڑیسہ میں تبلیغ کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اس علاقہ میں دورہ کر رہے ہیں اور اس وقت بعض مقامات میں تبلیغ کر چکے ہیں۔ ان کے پیش نظر فی الحال حسب ذیل مقامات ہیں:-

ٹاٹا نگر۔ بالیسر۔ بھدرک۔ کٹک۔ جٹنی۔ خوردا۔ کیرنگ چنگار سنگھ۔ شرد ھاپور گرڑاپلی۔ چکالو۔ مانگا گودا۔ پوری سونگھڑہ۔ سرلونیا گاؤں۔ دھنی پور۔ کنندرا پاڑا۔ چیدہ کملاٹ جاجپور سوسانی۔ سری پارہ۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان۔

ماسٹر حسام الدین صاحب کے متعلق حکومت سے درخواست

ماسٹر حسام الدین صاحب جو گورنمنٹ ہندو ہائی سکول لدھیانہ کے رول تھے ان کی اچانک برطرفی کی خبر سنکر جماعت احمدیہ لدھیانہ نے اپنا غیر معمولی اجلاس منعقد کیا۔ جس میں بالاتفاق یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ لدھیانہ ماسٹر حسام الدین صاحب کے متعلق حکومت کے اس امر پر افسوس ظاہر کرتی ہے۔ ماسٹر صاحب موصوف نے بہت عمدگی سے یہ سکول چلایا۔ جماعت احمدیہ لدھیانہ حکومت سے درخواست [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ مارچ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

تھیوسافیکل سوسائٹی کا خود ساختہ "مسیح موعود"

ماسٹر کرشن مورتی کے مضحکہ خیز خیالات

گذشتہ پرچہ میں ماسٹر کرشن مورتی کی حقیقت پیش کی گئی تھی جنہیں تھیوسافیکل سوسائٹی نے "مسیح زمان" "آنے والا مسیح" "جگت گورو" اور "اوتار" بنانے کی کوشش کی۔ لیکن ہوش سنبھالتے ہی انہوں نے ان سب باتوں کو ڈھونگ قرار دے کر ان کا انکار کر دیا۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ کرشن مورتی تھیوسافیکل سوسائٹی کی امیدوں کو برباد کرنے کے بعد کس شکل میں نمودار ہوئے۔ اور دنیا کے سامنے کیا خیالات پیش کر رہے ہیں۔

خدا کا انکار

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے۔ کہ دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب میں اور ان مذاہب میں جنہوں نے عظیم الشان تغیرات پیدا کئے۔ اور جن کو اب بھی لاکھوں اور کروڑوں انسانوں میں قبولیت حاصل ہے۔ خدا تعالےٰ کی ہستی کا یقین ایک مرکزی نقطہ ہے جیشک اس کے متعلق تفصیلات اور تشریحات میں اختلافات ہیں۔ خدا تعالےٰ کی صفات۔ خدا اور بندوں کے تعلقات۔ اور خدا تعالےٰ تک پہنچنے اور اسے پانے کے طریقوں میں اختلافات ہیں۔ لیکن تمام مشہور مذاہب میں خدا کی ہستی پر سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اور انسانی زندگی کا مقصد اسی ذات تک رسائی حاصل کرنا بتایا گیا ہے۔ مگر کرشن مورتی کسی ایسی ہستی کے قائل نہیں۔ وہ ایک "غیر معمولی طاقت" تو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اسے خدا کہنے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ ۱۲ فروری کو ان کا جو لیکچر لاہور میں ہوا۔ اس میں انہوں نے کہا:۔

"میں بڑی دیر سے محسوس کر رہا ہوں۔ کہ کوئی غیر معمولی طاقت ہے۔ لیکن میرے لئے مشکل ہے۔ کہ میں اُسے خدا کا نام دوں۔ وہ غیر محدود چیز ہے۔ جو الفاظ کی بندش سے بالا تر ہے۔ الفاظ میں کوئی شخص اسے بیان نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی کرے۔ تو سمجھو کہ وہ تاریکی میں ہے" (پرتاپ ۱۳۔ فروری)

"پرتاپ" (۲۶۔ فروری) میں ان کے اس خیال کا ذکر بایں الفاظ کیا گیا ہے:۔

"وہ خدا کی ہستی کے بھی قائل نہیں ہیں۔ اتنا تو کہا ہے۔ کہ کوئی زندہ حقیقت ضرور ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے۔ کہ وہ حقیقت ناقابل بیان ہے۔ اور ناقابل رسل و رسائل۔ یعنی خدا اگر ہو بھی۔ تو وہ بیان میں نہیں آسکتا۔ اور نہ انسان اس کے ساتھ کوئی تعلق پیدا کر سکتا ہے"

گویا ان کے نزدیک خدا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ اس کا نہ تو انسانوں سے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ انسان اس سے کوئی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

خدا اپنا جلوہ آپ دکھاتا ہے

کرشن مورتی اس کے لئے دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ وہ غیر محدود ہے۔ اور جب غیر محدود ہے۔ تو الفاظ کی بندش سے بالا تر ہے۔ الفاظ میں کوئی شخص اسے بیان نہیں کر سکتا۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ خدا تعالےٰ غیر محدود ہستی ہے۔ اور یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ وہ انسانی الفاظ کی بندش سے بالا تر ہے۔ اور کوئی انسان اسے اپنے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ لیکن اس سے جو نتیجہ نکالا گیا ہے۔ کہ وہ انسانوں سے بالکل بے تعلق ہے۔ نہ انسان اس سے کوئی نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ اور نہ وہ انسانوں پر کوئی انعام کر سکتا۔ یا ان کی نافرمانیوں پر گرفت کر سکتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ بے شک انسان ضعیف البنیان کے لئے یہ ناممکن۔ اور قطعاً محال ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی غیر محدود ذات کا احاطہ اپنے الفاظ کے ذریعہ کر سکے۔ لیکن اس ذات کے لئے تو یہ محال نہیں۔ کہ اپنے بندوں کی راہ نمائی کے لئے۔ انہیں اپنی رضا کی راہیں بتانے کے لئے۔ انہیں اپنے فیوض اور برکات سے مستفیض کرنے کے لئے۔ اور انہیں اپنی شان الوہیت کا جلوہ دکھانے کے لئے ان کے ظرف کے مطابق ان پر جلوہ گر ہو۔ اور اپنے کلام کے ذریعہ انہیں اپنی ہستی کا پتہ بتائے۔ دیگر مذاہب کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ان کا معاملہ ہم ان کے پیروؤں پر چھوڑتے ہوئے اسلام کے متعلق یہ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام میں خدا تعالےٰ کی صفات۔ اور اس کی ہستی کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ انسانی الفاظ میں نہیں۔ بلکہ خود خدا تعالےٰ کے الفاظ میں ہے۔ اس لئے وہ ایسی حقیقت ہے۔ کہ جس کا اس بناء پر انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جو ماسٹر کرشن مورتی نے پیش کی ہے۔ کیونکہ اسلام خدا تعالےٰ کو انسانی الفاظ میں نہیں۔ بلکہ خود خدا کے الفاظ میں پیش کرتا ہے۔

مذہبی راہ نماؤں سے انکار

مذاہب میں دوسرا عقیدہ مذہبی راہ نماؤں کی راہ نمائی کو تسلیم کرنا ہے۔ گو ان کی شخصیت۔ اور ان کی صفات اور اعمال کے متعلق بھی اختلافات پائے جاتے ہیں لیکن اس سے انکار نہیں کیا جاتا۔ کہ ہر زمانہ میں انسانوں کو مذہبی راہ نماؤں کی ضرورت رہی ہے۔ اور ایسے انسان وقتاً فوقتاً دنیا میں آتے رہے ہیں۔ دنیا ان کے ذریعہ روحانی منازل طے کرتی رہی اور کرتی رہے گی۔ مگر کرشن مورتی صاحب اس کے بھی قطعاً خلاف ہیں۔ چنانچہ ۲۲ فروری کے لیکچر میں ہی انہوں نے کہا:۔

"مجھ سے سوال کیا گیا ہے۔ کہ اگر راستہ دکھانے کے لئے کوئی گورو مان لیا جائے۔ تو کیا حرج ہے۔ میں اس کے خلاف ہوں۔ کسی شخص یا انجمن کو گورو تسلیم کرنا اپنی کمزوری کا اعلان کرنا ہے۔ اگر آپ کسی کو گورو بنائیں۔ تو اس سے مراد یہ ہے۔ کہ آپ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ خود اس چیز کو حاصل کرنے کے قابل نہیں جو گورو آپ کو سکھا رہا ہے۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ ذاتی طور پر کھڑے ہوں۔ اور کسی کے دست نگر نہ ہوں"

"ملاپ" (۲۴۔ فروری) نے مندرجہ بالا الفاظ کی تشریح میں لکھا ہے:۔

"ماسٹر کرشن مورتی آج کل جو تعلیم لوگوں کو دے رہے ہیں۔ اس کا لب لباب یہ ہے۔ کہ کسی کتاب کو پرمان ماننے کی ضرورت نہیں۔ کسی بڑے سے بڑے انسان کے بچنوں اور قولوں یا کہاوتوں کو بھی ماننے کی ضرورت نہیں۔ ان بندھنوں کو بھی توڑ دو۔ نہ کسی پیر کی نہ پیغمبر کی۔ نہ اوتار کی۔ نہ دیوی دیوتا کی۔ نہ بزرگ کی۔ نہ رشی منی کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ مذاہب کے نظام سچائی کی تلاش میں رکاوٹ ہیں۔ ان زنجیروں سے بھی باہر نکلنا چاہیئے۔ کسی گرو کے پیچھے چلنا بھی نقصان دہ ہے۔ کسی دوسرے کی ہدایت اور راہ نمائی تمہیں گمراہ کر دے گی۔ اور سچ کو پوشیدہ کر دے گی۔ صرف اپنی ضمیر کی آواز سنو سوسائٹی کا جمیلا سچائی سے دور رکھتا ہے۔ اس لئے انفرادی طور پر سوچو۔ اور اپنے لئے خود راستہ بناؤ"

دنیوی معاملات کی مثال

ماسٹر کرشن مورتی نے مذہبی راہ نماؤں سے برگشتہ کرنے اور ان کی راہ نمائی سے منہ موڑ کر خود سچائی کی تلاش کرنے کے متعلق جو کچھ

کیا ہے۔ وُہ نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔ اگر مذہب اور روحانیت کے متعلق یہ راہ اختیار کی جا سکتی ہے۔ اور یہی راہ صحیح ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ دُنیوی معاملات میں بھی اسے اختیار نہ کیا جائے۔ اور کیوں مورتی صاحب نے ایسا نہیں کیا۔ وُہ ایک مدراسی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ لیکن اب انگریزی میں لیکچر دیتے پھرتے ہیں۔ انگریزی زبان یقیناً انہوں نے دوسروں کے ذریعہ سیکھی۔ اسی طرح انہوں نے زندگی کے طور طریقے دُوسروں کے نمونہ سے حاصل کئے۔ اگر وُہ اسی پر غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ جو اصل وُہ مذہب کے بارے میں پیش کر رہے ہیں۔ اسے اپنے طریق عمل سے خود باطل قرار دے رہے ہیں:۔

مذہب سے بیزاری

اسی طرح مذہب کے بارے میں انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وُہ بے حد لچر ہیں۔ چنانچہ انہوں نے کہا:۔

"اگر آپ کسی مذہب کے پیرو ہیں۔ تو ظاہر ہے۔ کہ خدا کو اس مذہب کی روشنی میں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے۔ مذہب کیا ہے ایک نظام ہے۔ جس میں آپ بندھے ہوئے ہیں۔ جب آپ خود کسی نظام کے غلام اور پابند ہیں۔ تو کسی غیر محدود چیز کا اندازہ کیونکر کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے زندان کی دیواروں کا احساس کریں جس میں آپ پڑے ہوئے ہیں۔ اور جب آپ کو ان دیواروں کا احساس ہو جائے گا۔ پھر آپ دماغ پر زور دیں۔ ضمیر سے سوال کریں۔ ہر ایک پہلو پر خوب نکتہ چینی کریں۔ اور اکیلے کسی کی مدد کے بغیر جد وجہد کریں۔ پھر زندان کی دیواریں خود بخود پھٹ جائیں گی۔ اور تاریکی کے پردے سے نکل کر آپ روشنی میں آ جائیں گے تب آپ خوشحالی اور فارغ البالی کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ پھر کسی صداقت کی تلاش کی ضرورت نہ رہے گی۔ بلکہ صداقت خود تمہارے پیچھے جائیگی اور آپ انفرادی طور پر سوسائٹی کی قیود سے آزاد ہو کر صداقت کو اس سے کہیں زیادہ محسوس کر سکیں گے۔ جس قدر کوئی سمجھا سکتا ہے۔" (پرتاپ ۲۳ر فروری)

اسی طرح انہوں نے ڈی۔ اے۔ وی کالج میں طلباء کالج کو مخاطب کر کے کہا۔

"طلبا ر کو اس وقت تک انسانیت کا احساس نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وُہ مذہب اور منظم سوسائٹی کے خلاف بغاوت نہ کر دیں" (پرتاپ ۲۳ر فروری)

عجیب بات

مطلب یہ کہ کرشن مورتی تمام مذاہب اور تمام رسم و رواج کے خلاف بغاوت کرانا چاہتے ہیں۔ اور اس بغاوت کے بغیر ان کے نزدیک نہ صداقت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نہ انسانیت۔ اس کے حصول کے لئے ہر انسان کو ہر بات میں نیا راستہ بنانے کی تلقین کرتے ہیں۔ لیکن کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ مذہب کے سوا جس کا تعلق رُوح سے ہے۔ اور جس کے نتائج کی عام طور پر بہت کم پروا کی جاتی ہے۔ سوسائٹی کے قواعد و ضوابط اور دنیوی اصول و تجربات کے خلاف ابھی تک وُہ خود بھی بغاوت نہیں کر سکے۔ انہیں چاہیئے۔ پہلے خود تمام دُوسرے لوگوں سے الگ طور پر ہر بات میں نیا ڈھنگ اختیار کریں۔ اور پھر دوسروں کو اسی قسم کی تلقین کریں:۔

عجیب تر بات

اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے۔ کہ کرشن مورتی ایک طرف تو یہ کہتے ہیں۔ کہ کسی دُوسرے انسان کی کوئی بات نہ مانو۔ ان انسانوں کی تجربہ شدہ ہدایات کو بھی پرے پھینک دو جن کی راستبازی اور صداقت کے سامنے کروڑوں انسان سر تسلیم خم کر چکے۔ اور ان کے ذریعہ حصول صداقت میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ اگر کسی دوسرے کی کوئی بات تم نے سُنی۔ تو صداقت سے کلیۃً محروم رہ جاؤ گے۔ اور انسانیت کے درجہ سے گر کر حیوانیت میں چلے جاؤ گے۔ لیکن خود اپنے متعلق کہتے ہیں۔

"زندگی میں میرا مقصد محض یہ ہے۔ کہ دُوسرے لوگوں کو بھی اس موکش (نجات) اور آنند (سرور) کے حاصل کرنے میں امداد دوں۔ جس کو خود میں حاصل کر چکا ہوں" (ملاپ ۲۸ر فروری)

سوال یہ ہے۔ کہ کرشن مورتی نے موکش اور آنند خود بخود بغیر کسی کی مدد کے حاصل کیا۔ یا کسی سے مدد لے کر۔ اگر کسی کی مدد سے تو وُہ دُوسروں سے یہ کیوں کہتے ہیں۔ کہ "اکیلے کسی کی مدد کے بغیر جد وجہد کریں" "آپ ذاتی طور پر کھڑے ہوں۔ اور کسی کے دست نگر نہ ہوں۔" لیکن اگر انہیں موکش اور آنند انفرادی کوشش سے بغیر کسی کی مدد کے حاصل ہوا ہے۔ اور یہی طریق اس کے حصول کا ہے تو پھر اس کے کیا معنی۔ کہ انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد دُوسروں کو مدد دینا قرار دے رکھا ہے۔ ان کی زندگی کے اس مقصد اور ان کی تعلیم میں جو زمین و آسمان کا تفاوت پایا جاتا ہے۔ کیا وُہ اسے محسوس نہیں کرتے۔ اگر نہیں تو جس انسان کی عقل و سمجھ کی یہ حالت ہو۔ اس سے کسی معقول بات کی توقع رکھنا بالکل عبث ہے:۔

ان چند ایک باتوں سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انسانی عقل نے جس شخص کو دُنیا کی روحانی راہ نمائی کے لئے منتخب کیا تھا۔ اور جس کی تعلیم و تربیت کے لئے تمام امکانی جد وجہد ختم کر دی گئی تھی۔ وہ کیا ثابت ہوُا۔ دوسروں کی رُوحانی امور میں راہ نمائی کرنا تو الگ رہا۔ خود اپنے آپ کو بھی گمراہی اور ضلالت سے نہ بچا سکا۔ اور اس طرح اوندھے مونہہ گڑھے میں گرا ہے۔ کہ دیکھ کر رحم آتا ہے:۔

موجودہ زمانہ کا رُوحانی مُصلح

دراصل دُنیا کی روحانی اصلاح وہی انسان کر سکتا ہے جسے دُنیا نہیں۔ بلکہ خود خدا اس مقام پر کھڑا کرے۔ اور چونکہ موجودہ زمانہ ایک عظیم الشان رُوحانی مُصلح کا محتاج تھا۔ دُنیا اس کے لئے چشم براہ تھی۔ زمینی اور آسمانی نشانات صفائی کے ساتھ پورے ہو چکے تھے۔ اس لئے حقیقی مُصلح مسیح موعود۔ مسیح زمان اور جگت گرو حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے وجود میں مبعوث ہوُا۔ آپ کے سوا اور کوئی مسیح موعود نہیں۔ دُنیا ایک کرشن مورتی کیا ہزار کرشن مورتی بنا کر دیکھ لے۔ ناممکن ہے۔ کہ کوئی اور اس مقام پر کھڑا ہو سکے۔ اور اس منصب جلیلہ کا اپنے آپ کو اہل ثابت کر سکے۔ کس طرح ممکن ہے۔ کہ ضلالت اور گمراہی میں ڈوبی ہوئی دُنیا اپنے لئے خود رُوحانی مُصلح بنانے میں کامیاب ہو سکے۔ اگر کوئی جسمانی مریض اپنا علاج آپ نہیں کر سکتا۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ روحانی مریض اپنے لئے نہ صرف علاج تجویز کریں بلکہ مہلک بیماری میں مبتلا ہوتے ہوئے اپنی تعلیم و تربیت سے روحانی معالج تیار کریں۔ رُوحانی معالج وُہی ذات بابرکات تجویز کر سکتی ہے۔ جس کے قبضۂ قدرت میں ہر ایک چیز ہے۔ جو قدوس ہے۔ اور جو اپنی مخلوق پر بے حد و حساب مہربان ہے۔ اسی نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور وُہی سعید رُوحوں کو کثافتِ عالم سے کھینچ کھینچ کر اس رُوحانی چشمہ پر لا رہا ہے:۔

میٹرنیٹی ہسپتال کے بچے اور ہندو

حکومت پنجاب نے لاہور میں جو میٹرنیٹی ہسپتال کھول رکھا ہے۔ اس میں عام طور پر ایسے بچے رکھے جاتے ہیں جو کنواری لڑکیوں یا بیواؤں کو حرام کاری کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور جنہیں وہاں پہونچا دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں آریہ اخبار "پرکاش" (۵ر مارچ) کو یہ دریافت کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ کہ

"جن ہندو لڑکیوں اور ہندو استریوں کے ہاں اس طرح بچے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا کیا کیا جاتا ہے کیا ان کو کسی ہندو انسٹی ٹیوشن کے سپرد کیا جاتا ہے۔ یا غیر ہندو افراد کے حوالے۔ اگر ہندو انسٹی ٹیوشنوں کے حوالے کیا جاتا ہے۔ تب تو چنداں اعتراض نہیں۔ لیکن اگر انہیں غیر ہندو افراد کے حوالے کیا جاتا ہے۔ تو سخت ظلم ہے"

قطع نظر اس سے کہ ہندو لڑکیوں اور ہندو استریوں کے اس قسم کے بچے لینے کی ہندو انسٹی ٹیوشنوں کو خواہش پیدا ہونا اور نہ ملنے کو "سخت ظلم" بتانا غلط کاری کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہندوؤں نے کوئی ایسا انتظام کر رکھا ہے۔ جہاں کنواری ہندو لڑکیوں اور ودھوا استریوں کے بچوں کی پرورش کی جاتی ہے۔ اگر کر رکھا ہے۔ تو اس کے متعلق اخبارات میں اعلان کر دیں۔ اور اگر نہیں تو ...

احمدیت کے متعلق مضمون

اشتہار "آخری فیصلہ" کی دعا

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال

اس سے پہلے ایک مضمون میں راقم الحروف نے بفضلہ تعالیٰ یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے زندہ رہنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ آخری فیصلہ سے ڈر کر بھاگ گئے۔ اور میدان مقابلہ سے ڈر کر بھاگ جانے والے کی زندگی کیونکر اس کے صادق ہونے سے کوئی واسطہ یا تعلق رکھ سکتی ہے۔ جبکہ آیت کریمہ ان الباطل کان زھوقا صاف اور صریح دین الحق کے میدان مقابلہ سے ڈر کر بھاگ جانے والے کو باطل اور کاذب قرار دے رہی ہے۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی کسی اعتبار سے بھی ان کے صدق پر دال نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے کام سے فارغ ہوجانے کی وجہ سے فوت ہوئے۔

اب ہم اس سوال کو لیتے ہیں۔ کہ کیا اشتہار آخری فیصلہ کی دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کا موجب ہوئی۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ کیونکہ یہ موجب وجوہات ذیل باطل ہے۔

اوّل

پہلا زبردست ثبوت کہ اشتہار آخری فیصلہ کی دعا حضرت مسیح موعود کے وصال کا یقیناً موجب نہ ہوئی۔ یہ ہے کہ چونکہ اشتہار آخری فیصلہ ایک دعائے مباہلہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ مباہلہ کبھی واقع ہی نہیں ہوا۔ اس لئے آخری فیصلہ کی دعا کسی اعتبار سے حضرت مسیح موعود کی وفات کا موجب نہیں ہوسکتی۔ اور یہ بات کہ اشتہار آخری فیصلہ کی دعا ایک دعائے مباہلہ تھی۔ خود مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بھی مسلم ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"کرشن قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دیا" (مرقع قادیانی جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

پس جبکہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب اشتہار آخری فیصلہ کو اشتہار مباہلہ قرار دے چکے ہیں۔ اور اشتہار کے مضمون کو دیکھ کر ہر عقل سلیم گواہی دیتی ہے۔ کہ یہ دعا دعائے مباہلہ تھی۔ پس ثابت ہوا۔ کہ اشتہار آخری فیصلہ والی دعا بوجہ دعائے مباہلہ اور بوجہ مباہلہ کے نہ ہونے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا ہرگز موجب نہ تھی۔

دوم ۲

اگر یہ فرض بھی کرلیا جائے۔ کہ اشتہار آخری فیصلہ کی دعا دعائے مباہلہ نہ تھی۔ بلکہ یکطرفہ دعا تھی۔ تو بھی اس کا مخالفانہ اثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہیں پڑا کیونکہ ایسی دعا کا اثر ظاہر ہونے کی حد ایک سال ہے جیسا کہ احادیث نبویہ سے بتصریح اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اشتہار آخری فیصلہ کی دعا کے بعد ایک سال ایک ماہ گیارہ دن زندہ رہے۔ اشتہار آخری فیصلہ کی تاریخ اشاعت ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء ہے اور حضور کے وصال کی تاریخ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء ہے۔ پس اشتہار آخری فیصلہ کی دعا خواہ وہ یکطرفہ ہو۔ یا دو طرفہ بہرحال موکد بعذاب الٰہی ہے۔ اور ایسی موکد بعذاب الٰہی دعا کا نتیجہ برآمد ہونے کی مقررہ میعاد سے ۴۱ دن بعد حضرت مسیح موعود کا وصال ہونا صاف اور صریح اس امر کی دلیل ہے۔ کہ اشتہار آخری فیصلہ کی دعا اس کا موجب نہ تھی۔ اگر ایسی صاف۔ صریح اور بین بات کے ماننے میں بھی تردد اور انکار ہو تو حضرت آدم سے لے کر آج دن تک دنیا میں صرف ایک ہی ایسی مثال پیش کرو۔ جس کے رو سے کاذب کا اشتہار آخری فیصلہ والی موکد بعذاب الٰہی دعا کو مقابلۃً اظہار کرکے ایک سال سے ایک دن بھی زیادہ زندہ رہنا ثابت ہو سکے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ایسی نظیر پیش نہ کرسکو گے

ایک سال کی حد

اس جگہ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ میعاد ایک سال کی حد بندی سے وہ دعا باہر خارج ہے۔ جو دعا ایک ہی طرف سے وحی الٰہی یا علم الٰہی کی بنا پر بطور پیشگوئی کے کی گئی ہو۔ اور جس کا نتیجہ برآمد ہونے کی میعاد خدا تعالیٰ نے مقرر کرے۔ یا خود مکذب اپنی طرف سے اظہار صدق اور کذب اپنی طرف سے اظہار صدق اور کذب کے لئے ایک سال سے زیادہ میعاد مقرر اور منظور کرے۔ نیز وہ دعا بھی ایک سال کی حد میں شامل نہیں۔ جو دعا بتصریح لفظاً اور معناً اشتہار آخری فیصلہ کی دعا سے بکلی ہم رنگ نہ ہو۔ بلکہ اس دعا سے محض ایک سرسری دعا کا مفہوم نکلتا ہو۔ بس بحث میں تو دخل سے چونکہ کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوسکتا۔ اس لئے جو امر زیر بحث ہے وہ صرف اس قدر ہے۔ کہ اشتہار آخری فیصلہ کے ہمرنگ دعا کا نتیجہ برآمد ہونے کے لئے آیا صرف "ایک سال" کی میعاد مقرر ہے یا اس سے زیادہ۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ جس دعا کا نتیجہ یا فیصلہ خواہ یکطرفہ ہو۔ یا دو طرفہ۔ خواہ انفرادی ہو۔ یا متحدیانہ۔ خواہ وہ بطریق مباہلہ کے ہو۔ یا بطریق انکار حقیقت لیکن یہ ضرور ہے کہ وہ دعا موکد بعذاب الٰہی ہم رنگ دعا مباہلہ ہو۔ اور اس کی غرض وغایت منجانب اللہ صدق یا کذب کے اظہار کی ہو۔ تو ایسی دعا کا نتیجہ برآمد ہونے کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک سال کی حد عقلاً نقلاً شرعاً اور عرفاً مقرر ہے۔ اگر کوئی منکر ہو۔ تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ اس جگہ اس بات کو واضح کردینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل حق اور سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض مقامات میں ایسی دعا کے نتیجہ کی برآمدگی کے لئے "سچے کی زندگی میں جھوٹے کا مرنا" یعنی مطلق "زندگی" کو میعاد قرار دیا ہے نہ کہ ایک سال کی مدت۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جب دوسرے مقامات میں اس "زندگی" کے اجمال کی بتصریح وضاحت کردی ہے کہ موکد بعذاب قسم جو بکلی ہمرنگ دعائے مباہلہ ہے۔ اس کا اثر ظاہر ہونے کی میعاد اور حد زیادہ سے زیادہ ایک سال ہے تو سچے کی زندگی میں جھوٹے کا مرنا" قطعاً اور یقیناً یہ معنے نہیں رکھتا۔ کہ آخری فیصلہ والی دعا کا نتیجہ برآمد ہونا ایک سال کی مدت سے متجاوز ہوسکتا ہے۔ بلکہ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ سچے کی زندگی کے اس ایک سال کے اندر اندر جس میں دعا مباہلہ ہوتی ہے۔ ہر جھوٹا مباہلہ کرنے والا مر جائے گا۔ اگر مضمون کی طوالت کا خوف نہ ہوتا۔ تو میں ضرور بہت سی نظائر اس امر کے ثبوت میں پیش کرتا۔ کہ جس قسم اور طرز کا جھوٹا مباہلہ کرنے والا ضرور ایک سال کے اندر اندر ہلاک اور برباد ہوجاتا رہا ہے بشرطیکہ اس امر کا قطعی ثبوت مہیا ہوجائے۔ کہ موکد بعذاب قسم کھانے والا سچے کی زندگی میں جھوٹے کا مرجانا دار فیصلہ قرار دیتا ہے۔ غرض ایک سال والی حد احادیث نبویہ سے بھی ثابت ہے اور یہی حد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایسی دعا کی ہر صورت وہر طریق کے لئے بتصریح قائم کی ہے جس کا ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

پہلی صورت

آخری فیصلہ والی دعا کی پہلی صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ وہ دعا تو نفس الامر میں موکد بعذاب الہٰی قسم اور دعا مباہلہ ہو۔ لیکن اس کا نفع یا نقصان یکطرفہ ہو۔ یعنے دعا کرنے والے پر ہی اس کا اثر ہو۔ ایسی دعا کے نتیجہ کی برآمدگی کے لئے بھی ایک سال کی میعاد مقرر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یکطرفہ دعائے مباہلہ کے الفاظ جو ایک خاص مجلس میں کہے جانے تھے حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر یہ الہامات جو اس رسالے میں درج ہیں۔۔۔ تیرا کلام نہیں ہے۔ اور میں تیرے نزدیک کاذب مفتری اور دجال ہوں ۔۔۔ تو میں تیری جناب میں تضرع سے دعا کرتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے ایک سال کے اندر اندر زندوں میں سے میرا نام کاٹ ڈال۔۔۔ اور مناسب ہے کہ اس دعا کو مباہلہ نہ قرار دیں۔ کیونکہ اس دعا کا نفع یا نقصان کل میری ذات تک محدود ہے۔ مخالفین پر اس کا کچھ اثر نہیں۔" (اربعین نمبر ۳ ص۱۲)

پس جبکہ مخالفین کے نزدیک اشتہار آخری فیصلہ والی دعا میں تمام اثر دعا مرزا حضرت احمد قادیانی کی ہی ذات تک محدود ہے۔ تو لازماً اس دعا کا نتیجہ ایک سال کے اندر اندر ظاہر ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔

دوسری صورت

دہلی والے "آخری فیصلہ" کی عبارت میں بھی "ایک سال" کی ہی میعاد مقرر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

"دہلی کے میاں نذیر حسین غیر مقلد۔۔۔ کی بدزبانی اور دشنام دہی کو مشاہدہ کر کے آخری فیصلہ یہی ٹھہرایا گیا تھا کہ وہ اپنے اعتقاد کے حق ہونے کی قسم کھائے۔ پھر اگر وہ قسم کے بعد ایک سال تک میری زندگی میں فوت نہ ہوا تو میں تمام اپنی کتابیں جلا دوں گا۔۔۔ لیکن وہ بھاگ گیا اسی بھاگنے کی برکت سے اب تک اس کو عمر دی گئی۔" (اربعین نمبر ۴ ص۱۳ حاشیہ)

اس عبارت سے بھی ظاہر ہے۔ کہ آخری فیصلہ والی دعا خواہ یکطرفہ ہو۔ یا دو طرفہ۔ انفرادی طریق فیصلہ سے ہو۔ یا متحدانہ بطریق معروف مباہلہ ہو۔ یا بطریق خاص اظہار حقیقت۔ غرض کوئی طرز یا نوع دعائے مباہلہ کی ہو۔ اس دعا کا نتیجہ ظاہر ہونے کی زیادہ سے زیادہ میعاد ایک سال ہی ہو سکتی ہے۔ پس چونکہ اشتہار "آخری فیصلہ" کی دعا کا لازم حال اثر حضرت مسیح موعود پر ایک سال کے اندر اندر ظاہر نہ ہوا۔ لہذا وہ دعا (جو یقیناً دعائے مباہلہ تھی) آنحضور کے وصال کا موجب نہیں ہو سکتی ؛

تیسری صورت

انجام آتھم میں دعائے مباہلہ کے الفاظ جو در صورت معروف طریق مباہلہ کہے جانے تھے۔ ان میں بھی حضرت مسیح موعود ایک سال کی ہی میعاد مقرر فرماتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے

"تو ان مخالفوں کو جو اس وقت ظاہر ہیں۔ ایک سال کے عرصہ تک نہایت دکھ کی مار میں مبتلا کر" (انجام آتھم ص۶۶)

پس اظہر من الشمس ہے۔ کہ جھوٹا دعائے مباہلہ کرنے والا ایک سال کے اندر اندر ضرور ہلاک ہوا کرتا ہے۔ بشرطیکہ وہ دعا من حیث الدعا دعائے مباہلہ ہو۔ کسی علم الہٰی کی بنا پر بطور پیشگوئی وغیرہ کے نہ ہو۔ جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ غرض یہ بات ایک اور ایک دو کی طرح ثابت اور بدیہی ہے۔ کہ آخری فیصلہ والی دعا کے لازم حال اثر کا ظہور ایک سال کے اندر اندر ضروری اور لابدی تھا۔ یہی بات سنت اللہ اور سنت رسول سے ظاہر اور ثابت ہے۔ اس کے برخلاف سمجھنا قال اللہ اور قال الرسول کی تکذیب کرنا ہے۔ پس اشتہار آخری فیصلہ کی دعا کے لازم حال اثر کی مدت ایک سال سے اہم دن بعد حضرت مسیح موعود کا وفات پانا صاف اور صریح اس امر کی دلیل ہے۔ کہ آنحضور کی وفات اشتہار آخری فیصلہ کی دعائے مباہلہ کی وجہ سے یقیناً نہیں ہوئی

سوم

اور اگر کہو۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ اشتہار آخری فیصلہ کی دعا کا لازمی نتیجہ یہی ہونا چاہیئے تھا۔ کہ حضرت احمد قادیانی اگر منجانب اللہ سچے مسیح موعود اور صادق مامور تھے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں فوت نہ ہوتے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ گویا ہمارے مخالفین کے نزدیک اشتہار آخری فیصلہ والی دعا جو نہ الہامی ہے۔ اور نہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک صدق اور کذب کے لئے مدار فیصلہ وہ مطلق دعا ہی سچے کی بالمقابل زندگی کی گارنٹی ہے۔ حالانکہ یہ بالبداہت باطل ہے کیونکہ ایسی صورت میں سچے مامور من اللہ کا ہمیشہ زندہ رہنا ضروری ہوگا۔ جب سچ کا معیار ہی مطلق دعائے مباہلہ کرنے سے بالمقابل مکذب کے زندہ رہنا قرار پا گیا۔ تو کیونکر ممکن ہے۔ کہ سچا مامور من اللہ اپنی صداقت کے اظہار کے لئے اس فیصلہ کن طریق سے پہلوتہی کرے جس میں اظہار صداقت بھی ہو۔ اور اتمام حجت اور تبلیغ دین کے لئے اسے زندگی بھی میسر آئے۔ وہ ضرور ایک مکذب کے مرنے پر دوسرے مکذب کو سامنے رکھ کر دعا کریگا۔ پھر دوسرے کے مرنے پر تیسرے کے متعلق حتے کہ دنیا میں کوئی مکذب ہی نہ رہے۔ مگر ایسا ہونا قطعاً محال ہے۔ اور جو بات مستلزم محال ہے۔ وہ بھی محال ہے۔ اب خوب غور کر کے دیکھ لو۔ کہ دعائے مباہلہ کی ایسی لامحدود صورت مان کر نتیجۃً وہ بات پیدا ہوتی ہے۔ جو محال عقلی ہے۔ پس عقل بھی اسبات کو تسلیم نہیں کرتی کہ مطلق دعائے مباہلہ کی ایسی تاثیر ہو۔ کہ اس کے اظہار کے لئے لامحدود زمانہ درکار ہو۔

چہارم

کہا جاتا ہے۔ کہ اشتہار آخری فیصلہ کی دعا وحی یا الہام الہٰی پر تو نہیں۔ کیونکہ اس میں صاف طور پر یہ صریح الفاظ موجود ہیں۔ "یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔" لیکن چونکہ اس دعا کے بعد الہام الہٰی اجیب دعوۃ الداع اذا دعان ہوا ہے۔ جس سے ثابت ہوا۔ کہ یہ الہام اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کی دعا کے متعلق ہے۔ گویا وہ دعا منظور شدہ ہے۔ لیکن اس کے جواب میں ہم لعنت اللہ علی الکاذبین کے سوا اور کچھ نہیں کہتے۔ کیونکہ صریح طور پر کذب بیانی اور مغالطہ دہی اختیار کی جا رہی ہے۔ بھلا اس وحی الہٰی کو آخری فیصلہ والی دعا سے کیا تعلق۔ آخری فیصلہ کے اشتہار میں ایک لفظ بھی دعائیہ نہیں یعنے ایک لفظ بھی ایسا نہیں۔ جسمیں اپنے نفع کی نسبت کوئی دعا ہو۔ چنانچہ الفاظ یہ ہیں۔

"میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے۔ جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے۔ اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں۔ اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے۔ تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر۔ اور میری موت سے ان کو اور انکی جماعت کو خوش کر دے۔" آمین

پس ایسی دعا کو جس میں ایک لفظ بھی اپنے نفع کی نسبت نہیں۔ مشہور و معروف معنوں والی دعا کہنا نہ صرف ایک ظلم عظیم ہے۔ بلکہ قرآن شریف اور احادیث نبویہ کی صریح تکذیب کرنا ہے۔ کیونکہ دعائے محولہ بالا درحقیقت دعا نہیں۔ بلکہ بددعا ہے۔ اور ہمارے مخالفین کی عجب جہالت ہے۔ کہ ایک بددعا کو حقیقی معنوں والی دعا کہا جا رہا ہے۔ اور ایک ایسی دعا کی قبولیت کے لئے جو درحقیقت اپنی نسبت بددعا ہے۔ وہ الہام الہٰی پیش کیا جا رہا ہے جسمیں صریح طور سے اپنی نسبت نفع والی دعا کی قبولیت کا وعدہ ہے نہ کہ نقصان والی۔ یہی اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کا الہام قرآن شریف میں موجود ہے۔ آیا کسی نے آج تک اس آیت قرآنی سے یہ مفہوم نکالا ہے۔ کہ اس میں بددعا کی قبولیت کا بھی وعدہ ہے پھر اس آیت کریمہ کا تعلق زیادہ تر قرآن شریف سے ہے۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ رمضان شریف اپنی نسبت بددعا کرنے کے لئے نہایت مناسب اور اعلیٰ موقعہ ہے۔ نعوذ باللہ من هذه الخرافات قرآنی آیت کا اس طرح ٹھٹھا اڑانا۔ کہ گویا اس میں اپنی نسبت نقصان دہ دعا یعنے بددعا کی قبولیت کا اشارہ یا امر ہے

تمدنِ اسلام

علمِ ہیئت اور مسلمان

علمی دُنیا پر مسلمانوں کے احسانات

مسلمانوں نے علمی دنیا پر جو احسانات عظیم کئے ہیں ان کا ایک مجمل تذکرہ الفضل کے کئی گزشتہ پرچوں میں کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد ایک گزشتہ پرچہ میں علم کیمیا میں مسلمانوں کی مہارت کے متعلق کچھ لکھا گیا تھا۔ اسی سلسلہ میں علم ہیئت کے متعلق مسلمانوں کی مساعی کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ؛

مصری ہیئت دان بطلیموس

علم ہیئت کی تاریخ۔ اس کی ابتداء اور اس کے بانیانِ اوّل کا تذکرہ اس وقت ہمارے موضوع سے خارج ہے۔ اس لئے اس علم کے متعلق صرف اتنا ہی ذکر کرینگے جس کا تعلق مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اہل مصر نے قدیم ایام میں اس علم کو بہت ترقی دی تھی۔ اور اس کے لئے سکندریہ میں ایک باقاعدہ سکول بھی قائم تھا۔ بطلیموس ایک مشہور مصری ہیئت دان گزرا ہے۔ جو دوسری صدی عیسوی میں ہوا

مجسطی کے تراجم

یہ تسلیم کیا جا چکا ہے۔ کہ جب تک مسلمانوں کی تحقیق و تدقیق نے اس علم کی ترقی میں چار چاند نہیں لگائے۔ اس وقت تک اس کی مشہور تصنیف مجسطی سے زیادہ مستند اور مکمل تصنیف اس علم کے متعلق کوئی نہ تھی۔ یہ کتاب علم ہیئت کے متعلق اس وقت تک جامع و کامل سمجھی جاتی تھی۔ لیکن یونانی میں ہونے کی وجہ سے اس کی معلومات سے مستفید ہونے والوں کا دائرہ نہایت محدود تھا۔ مسلمانوں کی علم پروری نے اس بات کو گوارا نہ کیا۔ کہ اس قدر مفید کتاب سے استفادہ کا حلقہ اس قدر تنگ ہو۔ چنانچہ سب سے پہلے یحییٰ ابن خالد برمکی کی فرمائش پر بعض مسلم علماء نے ملکہ اس کا ترجمہ کیا۔ لیکن یحییٰ کو وہ پسند نہ آیا۔ اور بیت الحکمت بغداد کے فاضل مترجمین ابوحسان اور مسلم کو یہ خدمت سپرد کی گئی لیکن اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے خلیفہ مامون کے عہد میں حجاج بن مطر نے دوبارہ اس کا ترجمہ کیا۔ اور اس کے علاوہ اور بھی اس کے کئی تراجم شائع کئے گئے۔

مجسطی کی شرحیں

لیکن صرف اس کتاب کے تراجم تک ہی مسلمانوں کی سرگرمیاں محدود نہ رہیں۔ بلکہ ابوریحان بیرونی نے اس کا اختصار کیا۔ عمر بن الفرخان اور ابراہیم بن صلت نے اس کی تکمیل کی۔ فاضل نظام الدین حسن بن محمد نیشاپوری نے اس کی شرح لکھی۔ قاضی زادہ رومی نے اس کی شرح پر حاشیہ لکھا۔ محی الدین یحییٰ اندلسی نے اس شرح کا خلاصہ کیا۔ نصیر الدین طوسی نے مجسطی کے اشکالات ایک تصنیف کے ذریعہ حل کرکے اس علم پر احسان کیا۔ اور مشہور محقق شمس الدین سمرقندی نے پھر اس کی شرح تحریر کی۔

اس کے علاوہ مسلمانوں نے اس علم میں خود بھی تحقیق کی ہے۔ ابوجعفر منصور جو دولت عباسیہ کا دوسرا تاجدار تھا۔ اس کے عہد میں مسلمانوں نے اس علم کی طرف خاص توجہ کی۔ اور اس کے عہد سے لے کر ہارون کے عہد تک یہ علم برابر ترقی کرتا رہا۔ یہ گویا علم ہیئت کی مسلمانوں کے زیرسایہ ترقی کا دیباچہ تھا ؛

محیط ارض معلوم کرنے کی کوشش

بنو موسیٰ مامون کے زمانہ میں۔ محمدؐ۔ احمد۔ اور حسین تین بھائی گزرے ہیں۔ جنہیں اس علم کے ساتھ خاص شغف تھا مامون کے ایما سے انہوں نے خط نصف النہار کی پیمائش اس غرض سے کی تھی۔ کہ محیط ارض دریافت کیا جائے۔ اور اس کی تحقیق کی جائے۔ کہ یونانی مصنفین نے جو محیط ارض بیان کیا ہے۔ وہ کہاں تک صحیح ہے۔ اس کے علاوہ مامون نے ستاروں و افلاک کی تحقیق کے لئے ایک رصدگاہ تعمیر کرائی

ہلاکو خان اور علم ہیئت

کسی قوم میں کسی چیز کی قبولیت کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ اس کا ہر ادنے و اعلےٰ اس کی طرف متوجہ ہو۔ چنانچہ اسی معیار پر ہم دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس علم کے ساتھ انتہائی دلچسپی تھی۔ شاہان فرمانروایان میں سب سے زیادہ بدنام۔ علم کا دشمن اور وحشی ہلاکو خان کو سمجھا جاتا ہے۔ جس نے چمنستان بغداد کو تاخت و تاراج کرڈالا تھا۔ لیکن علم ہیئت سے اس کو بھی خاص انس تھا۔ چنانچہ اس نے مراغہ میں ایک رصدگاہ تعمیر کرائی تھی

بعض مسلمان ہیئت دان

الغ بیگ بھی اس فن کا استاد مانا جاتا ہے۔ اس کی وفات ۸۵۳ھ میں ہوئی۔ اس کی تصنیفات اس ضمن میں اس وقت تک مستند سمجھی جاتی ہیں۔ چنانچہ اس کی ایک کتاب ۱۶۵۰ء میں لنڈن اور آکسفورڈ میں شائع ہوئی۔ اس علم میں مسلمانوں کی دلچسپی کا یہ حال تھا۔ کہ ایک مشہور محدث ابو المشعر بلخی کو ۴۷ برس کی عمر میں اس کی طرف توجہ ہوئی اور اس نے اسے سیکھنا شروع کیا۔ اور پھر وہ اس فن کے کامل الفن استادوں میں سمجھا گیا۔ اس ابو المشعر کا ایک غلام تھا۔ اپنے آقا کے شوق کو دیکھ کر وہ بھی اس طرف متوجہ ہوا۔ اور اس میں اس قدر کمال حاصل کیا۔ کہ کئی کتب کا مصنف ہوا۔ جو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

رصدگاہوں کی تعمیر

چونکہ علم ہیئت کے کمال کے لئے رصدگاہوں کی تعمیر نہایت ضروری تھی۔ اور ایسا کے بغیر اس کی تحقیقات مکمل طور پر ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ اس لئے شمس الدین علی خواجہ نے چالیس برس کی شبانہ روز محنت کے بعد آلات رصد ایجاد کئے۔ جو اس وقت تک رائج ہیں۔ اور زیجیں بنائیں۔ جو آج یورپ میں شائع شدہ صورت میں مل سکتی ہیں۔ اور بعض آلات مسلمانوں نے ایسے ایجاد کئے تھے جن کا استعمال اس وقت تک دُنیا کو معلوم نہیں ہو سکا۔

بغداد و دمشق کی رصدگاہیں

مامون کے زمانہ میں جب مجسطی کا ترجمہ ہوا۔ تو اس نے ان سب آلات کے بنانے کا حکم دیا جنکا ذکر اس کتاب میں تھا اس کے لئے اقطار عالم سے ماہرین ہیئت دان جمع کئے گئے بغداد اور دمشق میں رصدگاہیں تعمیر ہوئیں

اصفہان و مصر کی رصدگاہیں

اصفہان میں ۲۳۵ھ میں ابی حنیفہ نے ایک رصدگاہ بنوائی خلیفہ حاکم بامر اللہ نے جو مصر کا چھٹا فاطمی خلیفہ تھا۔ مصر میں ایک رصدگاہ بنوائی تھی۔ جسکا مہتمم اعلےٰ ابن یونس تھا۔ ابن یونس نے حاکم کے نام سے ایک زیچ بھی لکھی۔ جو فرانسیسی زبان میں ترجمہ کرکے فرانس کے ہیئت دان کوسن ساوی پرسیوال نے ۱۸۰۴ء میں چار جلدوں میں شائع کیا ہے۔ آپ نے اور بھی بعض کتب تصنیف کیں۔ جن میں سے اس وقت بعض ہندوستانی کتب خانہ مصر میں ہیں۔

مراغہ کی رصدگاہ

ہلاکو خان نے نصیر الدین طوسی کی خواہش کے مطابق مراغہ میں ایک رصدگاہ بنوائی تھی۔ جس کی تیاری میں بے شمار دولت خرچ ہوئی۔ اس کے ماہانہ اخراجات کا بجٹ بیس ہزار اشرفی تھا۔ اور اس کے اہتمام کے لئے دور دراز خطہ عالم سے ماہرین فن جمع کئے گئے تھے۔

سمرقند کی رصدگاہ

امیر تیمور کے پوتے یعنی شاہ رخ کے فرزند الغ بیگ نے اپنے دارالسلطنت سمرقند میں ایک رصدگاہ بنوائی تھی جس کا اہتمام و انتظام مشہور ہیئت دان موسیٰ بن محمود قاضی زادہ کے سپرد تھا

ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک رصدگاہیں مختلف ممالک میں مسلمانوں نے تعمیر کیں۔ جیسے رصد جبل الشاطر۔ رصد تا بخر۔ رصد تبان

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران

از یکم جنوری سنہ ۳۶ء تا ۳۰ اپریل سنہ ۳۶ء

مولوی اللہ دتا صاحب مبلغ علاقہ شام (فلسطین) نے جماعت ہائے احمدیہ کبابیر۔ قاہرہ۔ حیفا اور برجا کے عہدہ داران کا انتخاب کر کے بھیجا ہے۔ جو بعد منظوری درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالٰے ہمارے ان بھائیوں کو خدمت دین کی توفیق بخشے اور ان کے معاونین پر بھی اپنا فضل نازل فرمائے۔

کبابیر

نائب پریذیڈنٹ	الشیخ صالح العودی
جنرل سکرٹری	السید عبدالقادر آفندی
سکرٹری تبلیغ	السید تائث آفندی
امام الصلوۃ	الشیخ احمد العودی
محصل	السید عبدالمالک ابو لطفی
امین دخزانچی	السید محمد صالح آفندی

قاہرہ

پریذیڈنٹ	السید احمد حمدی آفندی
جنرل سکرٹری	السید عبدالحمید آفندی خورشید
سکرٹری تبلیغ	الاستاذ منیر آفندی الحصنی
سکرٹری تعلیم و تربیت	الشیخ محمود احمد عرفانی المحترم
محصل و امین	السید احمد آفندی حلمی
لائبریرین	السید عبدالحمید السید

حیفا

جنرل سکرٹری	السید رشدی آفندی
سکرٹری تبلیغ	الشیخ احمد المصری
محصل	السید خضر آفندی القزق
امام الصلوۃ	الشیخ علی القزق

برجا (لبنان)

جنرل سکرٹری	الشیخ عبدالرحمن سعیفان
سکرٹری تبلیغ	علی برکات آفندی الیردلی

(ناظر اعلٰے ۲۵ فروری)

عہدہ داران صیغہ مال بجٹ پورا کرنیکے ذمہ وار ہیں

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض احمدی احباب ملازمت پیشہ یا تاجر۔ جب کہیں تبدیل ہو جاتے ہیں یا اپنا کاروبار ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر لیتے ہیں۔ تو اس کی اطلاع دفتر ہذا میں نہیں دیتے۔ جس کی وجہ سے یہ نقص پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسے دوستوں کے تبدیل ہو جانے سے بجٹ پر اثر پڑتا ہے۔ جب ایسی انجمنوں سے بجٹ پورا کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں فلاں صاحب اتنے عرصہ سے یہاں سے چلے گئے یا تبدیل ہو گئے ہیں۔ اس وجہ سے آمد کم ہو گئی۔ اور ادھر جس جگہ تبدیل ہو کر جاتے ہیں۔ وہاں بھی ان سے چندہ کی وصولی کا باقاعدہ انتظام نہیں ہوتا۔ اس میں شک نہیں اکثر تبدیل ہونے والے احمدی دوست دوسری جگہ پر از خود چندہ دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور جہاں انجمن نہ ہو۔ مرکز میں بھیج دیتے ہیں۔ لیکن پھر بھی بعض احباب سے چندہ کی تنظیم میں ان کا نام نہ آنے کی وجہ سے چندہ وصول ہونے سے رہ جاتا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جب کوئی دوست تبدیل ہو۔ یا اپنی رہائش منتقل کرے۔ تو ان کے متعلق فوراً مرکز میں اطلاع دی جائے۔ اور یہ بھی لکھا جائے۔ کہ ان سے فلاں مہینے تک کا چندہ وصول ہو چکا ہے اور اس قدر، جب الوصول ہے۔ تا اس قدر بجٹ اس جماعت سے کم کر کے۔ تبدیل ہونے والی انجمن میں منتقل کر دیا جایا کرے۔ اور ان سے وہاں پر چندہ کی وصولی شروع ہو جائے۔

اگر کوئی عہدہ دار صیغہ مال اس قسم کے تبدیل ہونے والوں کے متعلق صیغہ ہذا کو اطلاع دے کر اپنی انجمن کے بجٹ میں کمی نہ کرائینگے تو وہ انجمن مقررہ بجٹ پورا کرنے کی ذمہ دار ہو گی۔ ان کا یہ عذر قابل پذیرائی نہ ہو گا کہ فلاں فلاں صاحب کے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے بجٹ پورا نہیں ہو سکا۔ عہدہ داران صیغہ مال کو خاص طور پر آگاہ رہنا چاہئے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

اخراجات جلسہ سالانہ کی ادائیگی کا فکر کریں

بعض انجمنوں کے ذمہ ابھی جلسہ سالانہ کے چندہ کا بقایا ہے جس کے لئے میں نے جلسہ سالانہ کے بعد بذریعہ خطوط خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ لیکن ابھی بعض انجمنوں کے ذمہ بقایا چلا آ رہا ہے جس کی وجہ سے اخراجات جلسہ کے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر ہو رہی ہے۔ عہدہ داران انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ براہ کرم وہ اپنی اپنی انجمنوں کا بقایا چندہ جلسہ سالانہ جلد وصول کر کے بھجوا دیں۔ تا اخراجات جلسہ جو واجب الادا ہیں۔ ادا کئے جا سکیں۔ ممالک غیر کی انجمنیں اس طرف خاص طور پر توجہ فرما دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

توسیع مسجد اقصٰی کیلئے چندہ

توسیع مسجد اقصٰی کے سلسلہ میں اخبارات میں چندہ کے لئے جو اعلان ہوا ہے۔ بیرونی مستورات میں سے سب سے پہلے ہمارے مکرم بھائی شیخ محمد حسین صاحب سب جج سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ نے اپنی طرف سے نیز اپنی لڑکیوں کی طرف سے ۲۵۰ روپیہ چندہ بھجوایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال قادیان)

تحصیل پھالیہ کیلئے انسپکٹر تبلیغ

تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے انسپکٹر تبلیغ منشی میاں فاضل صاحب مدرس سو ضلع الہ مقرر ہوئے ہیں۔ اس علاقہ کی احمدیہ انجمنوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

سکرٹری صاحبان وصایا توجہ فرمائیں

دفتر محاسب کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ سیکرٹری وصایا یا محاسب صاحبان زر وصیت کی تفصیل نہیں دیتے جماعت کی طرف سے منی آرڈر کر دیتے ہیں۔ کوپن پر چندہ وصیت اور چندہ عام یا اور قسم کے چندوں کی تشریح نہیں کرتے۔ یہ رقم کافی عرصہ بلا تفصیل مد میں پڑی رہتی ہے۔ ایک مدت تک دفتر محاسب انتظار کر کے چندہ عام میں رقم بلا تفصیل کے ڈال دیتا ہے۔ آخیر سال پر جب موصیوں کے بقائے نکال کر بھیجے جاتے ہیں۔ تو بعض موصیوں کی طرف سے بقایا کے متعلق جواب آتے ہیں۔ کہ فلاں ماہ میں حصہ آمد بھیجا جا چکا ہے۔ مگر چندہ بھیجنے والے کی غلطی سے چندہ عام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور موصی کے ذمہ بدستور بقایا رہتا ہے۔ اس کا ازالہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ منی آرڈر بھیجتے وقت اچھی طرح احتیاط کی جائے۔ تفصیل کوپن پر علیحدگی سے لکھی جائے۔ موصی کا نام معہ پتہ حصہ نمبر وصیت نام معہ رقم خوشخط لکھی جائے۔ بعض موصی نمبر وصیت کے بجائے نمبر سارٹیفکیٹ لکھ دیتے ہیں۔ اس سے دفتر کو دقت ہوتی ہے۔ آئندہ نمبر وصیت صحیح اور نام موصی ضرور تحریر کر دیا کریں۔ صرف نمبر لکھنے سے غلطی کا احتمال ہے۔

نوٹ۔ سارٹیفکیٹ کی پشت پر نمبر وصیت ماہ تاریخ تحریر ہوتا ہے۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی۔ قادیان

حادثہ بدھلاڈا

کے متعلق

جماعت احمدیہ کے نمایندہ چوہدری مظفر الدین بی اے کا اہم بیان

کچھ عرصہ ہوا مظلومین بدھلاڈا کی امداد کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چوہدری مظفر الدین صاحب بی۔ اے بنگالی کو وہاں بھیجا۔ آپ نے وہاں کے حالات کا مطالعہ کرنیکے بعد حسب ذیل بیان شایع کرایا ہے۔ (ایڈیٹر)

حادثہ بدھلاڈا کی حقیقت ہندوستانی عامۃ الناس کے سامنے ہے۔ یہ اپنی قسم کا ایک ہی واقعہ ہے۔ کئی لوگوں کے دلوں میں اس سے بے حد تشویش پیدا ہوئی۔ چنانچہ بعض نے ان غریبوں اور مظلوموں سے اظہار ہمدردی کیا۔ جو ایک منظم سازشی جماعت کا تختہ مشق بنے ہیں۔ آخر کار میں بھی ان یتیم بچوں۔ بیواؤں اور والدین کے مصائب پر آنسو بہانے کے لئے آیا۔ جن کے بچے والدین اور خاوند قتل کئے گئے ہیں۔ ان حالات کے ماتحت میں نے کوشش کی۔ کہ ان کے مصائب میں ان کی کچھ مدد کروں۔ اور یہ کہ اصل معاملات کی تحقیق کروں لیکن میرے تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے چند گمراہ کن باتیں دیکھیں۔ جنہوں نے ان معاملات کی تفتیش میں منتظم حکام کو بھی راہ راست سے بھٹکا دیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات میں تو حکام اعلےٰ بھی متعلق نظر آتے تھے اور معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ طویل سازش بٹ رہی ہے۔

پس پردہ کام کرنے والا دماغ

ان حقائق میں سے آج صرف ایک پیش کرنا چاہتا ہوں جسکی وجہ سے سازش والوں کا ابھی تک کماحقہٗ انکشاف نہیں ہوا۔ ہرنام سنگھ۔ بچتر سنگھ۔ اور نرنجن سنگھ ساکنان چکا ضلع حصار جن کے نام اس سازش کے متعلق مشتبہ اشخاص میں شامل ہیں۔ ریاست پٹیالہ کے ایک اعلیٰ پولیس افسر کے قریبی رشتہ دار ہیں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ رتن سنگھ اور اس کی پارٹی کے ہاتھوں تروانہ سٹیشن پر ایک پولیس مین کے قتل کے سلسلہ میں اس پولیس افسر نے ڈی۔ آئی۔ جی انبالہ سے کافی رسوخ واثر پیدا کر لیا تھا جس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے اپنی تمام طاقت خرچ کر دی۔ کہ حادثہ بدھلاڈا کو رفع دفع کرکے اپنے رشتہ داروں اور ان کے رفقا کو جنہوں نے مسلمانوں کو اپنا شکار بنا لیا تھا۔ سزا سے صاف بچالے۔

سازش کا قبل از وقت علم

دوسرے یہ کہ ایک شخص مسمی سرجن سنگھ ساکن بہادر ریاست پٹیالہ نے اس پولیس افسر کو پہلے ہی مطلع کر دیا تھا۔ کہ حادثہ بدھلاڈا عنقریب وقوع پذیر ہونے والا ہے لیکن وہ خاموش رہا۔ حتیٰ کہ مقررہ تاریخ قریب پہنچ گئی۔ اور مجھے معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت اس نے سپرنٹنڈنٹ پولیس حصار کو ایک چٹھی میں اس سازش کی اطلاع دی۔ لیکن ایک چالاکی یہ کی۔ کہ ساتھ یہ بھی لکھدیا۔ کہ غالباً امپیریل بنک آف انڈیا بھی لوٹا جائے گا۔ لیکن یہ ایک چال تھی۔ جو اپنے کو اعتراض سے بچانے کے لئے کی گئی۔ ورنہ اسے بخوبی معلوم تھا۔ کہ اس کا شکار امپیریل بنک نہیں۔ بلکہ غریب مسلمان ہوں گے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے اس وقت ڈویژن کے حکام اعلےٰ کو بھی اس چٹھی کا حوالہ دیا تھا نیز اس حادثہ کے واقع ہو جانے کے بعد بھی اس کا حوالہ دیا۔ مگر اس کے باوجود یہ مقدمہ سازش نہایت بے وقعت سمجھا جا رہا ہے

غلط راستہ

معلوم ہوا ہے۔ کہ سازش کرنے والوں کو صرف اس وقت سزا دی جائے گی جبکہ تمام قاتل گرفتار ہو جائیں گے۔ اور ان کے بیانات سے یہ سازش ثابت ہو جائیگی۔ اس ضلع میں اس قسم کے گزشتہ مقدمات قتل کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر بھی رفتہ رفتہ پردہ ڈال دیا جائے گا۔ نیز اگر قاتل ریاست پٹیالہ کی حدود میں گرفتار ہو بھی گئے۔ تو وہ سازش کرنے والوں کا نام بتانے کی نسبت موت کو ترجیح دیں گے۔ اس کی دو وجوہ ہیں ایک یہ کہ انہوں نے اسی قسم کے اتنے جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔ کہ موت کی سزا لابدی ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر موجودہ حالات میں انہیں سزائے موت ہوئی۔ تو ان کے پسماندگان اور لواحقین کی مدد کی جائے گی۔ اور مشہور

ڈاکو ہرسیول کی طرح ان کی یادگاریں قائم کی جائیں گی۔ متعلق ہندوؤں اور سکھوں نے ہرسیول کی تعریف کرکے اس قسم کے جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو جرأت دلادی ہے۔ اگر ان سازشیوں کو جن کے نام فہرست میں موجود ہیں فوراً گرفتار کرکے مناسب اقدام کیا جاتا۔ تو مقدمہ بھی صاف ہو جاتا۔ اور قاتل بھی جلد از جلد گرفتار ہو جاتے۔

یہ افسر براہ راست یا بالواسطہ دوران تفتیش میں چشم پوشی اور نرمی سے معاملات کو بگاڑ رہا ہے۔ جلم برداران انصاف کا فرض ہے۔ کہ وہ ان حقائق پر غور کریں۔ جس کے لئے ابھی وقت باقی ہے۔

مخلصانہ مشورہ

ریاست اور حکومت کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر مجرموں کو سخت سزا دے کر اس قسم کے جرائم کو بند نہ کیا گیا۔ تو امن اور قانون کا ستیاناس ہو جائے گا۔ اور وہ حربہ جو اس وقت مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ کل اس کو دیگر فرقوں کے خلاف بھی چلایا جائے گا

ضلع انبالہ کا ایک احمدی مدرس

مشکلات میں

ہمیں معتبر ذرایع سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع انبالہ کے ایک موضع معز الدین پور کے احمدی مدرس پر وہاں کے جاہل اور متعصب اشخاص احمدیت کی وجہ سے سخت ظلم کر رہے۔ اور تنگ کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے مقامی ممبر کو اپنے ساتھ ملا کر اور سازش کرکے اس غریب کے خلاف جھوٹی شکایات افسران محکمہ کو کر چکے ہیں۔ جس کی تفتیش بھی اے ڈی۔ آئی رو پڑ کر چکے ہیں۔

دوران تفتیش میں اہل دہ نے مدرس صاحب مذکور کے خلاف بہت زہر اگلا۔ اور اب رپورٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر انبالہ کے پاس پہنچ چکی ہے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ صاحب موصوف غیر جانبداری کے ساتھ اس معاملہ کا فیصلہ فرمائیں گے۔ اور بعض متعصب اور فتنہ پرداز لوگوں کی سازش کے نتیجہ میں ایک ناکردہ گناہ کو تکلیف نہ پہنچنے دیں گے۔ سرکاری محکمہ جات میں مذہبی اختلافات کو قطعاً داخل نہیں ہونے دینا چاہیئے۔

۱۲ مارچ کی بجائے سارا مارچ

ناظرین کو معلوم ہے کہ ۱۲ مارچ کو امرت دھارا کا سالانہ جلسہ اس کی سلور جوبلی کے دن ۱۲ مارچ ۱۹۲۶ء سے برابر منایا جاتا ہے۔ بھائیوں کو اس میں شریک کرنے کے واسطے ۱۲ مارچ کو ادویات وکتب کی قیمت میں رعایت کی جاتی ہے۔ اس کے متعلق کئی مشکلات کے باعث شکایات ہوتی رہتی ہیں۔ ۱۲ مارچ کو ہزارہا آرڈر جو ڈالے جاتے ہیں۔ اُن کی تعمیل باری پر ہونے سے مہربان مہینہ بھر انتظار میں رہتے ہیں۔ کہ کب پارسل آوے گا۔ لاہور والوں کو بھی ایک دن میں سارا دفتر تک کبھی اشیاء بہم نہیں پہنچا سکتا اور اُن کو کہنا پڑتا ہے۔ کہ ایک ماہ کے اندر جب مرضی ہولے جانا۔ ان وجوہات سے اس دفعہ یہ تجربہ کرنے کا خیال ہوا ہے۔ کہ بجائے ۱۲ مارچ کے سارا مارچ ہی رعایت کے واسطے مخصوص کر دیا جاوے۔ پس

یکم مارچ سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۳ء تک جو آرڈر دنیا کے کسی بھی ڈاکخانہ میں ڈالے جاوینگے

اُن پر ۱۲ مارچ والی رعایت دی جاوے گی یعنی

کوئی نود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد و تیار کردہ امرت دھارا و اس کے پانچ مرکبات ¾ قیمت پر یعنی روپیہ میں چار آنے ۴ر کمی پر اور دیگر ادویات وکتب **نصف قیمت** پر یعنی روپیہ میں آٹھ آنے (۸ر) کمی پر ملیں گی۔

جو اصحاب چاہیں روپیہ بھی مارچ کے اندر اندر جمع کرا سکتے ہیں۔ اُن کا روپیہ جب تک ختم نہ ہو تب تک اُن کو وہی رعایت ملیگی۔ چاہے وہ کتنی بار کر کے ادویات منگواویں رعایتی فہرست جس میں امرت دھارا و اسکے مرکبات نیز دیگر ادویات کا مختصر بیان معہ چند سندات وکتب کے دیا ہے۔

طلب کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے

جو اصحاب باقاعدہ تشخیص کرا کے علاج کروانا چاہیں وہ قواعد علاج بھی ساتھ ہی طلب کریں جتنی جلدی آرڈر کر دیں بہتر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آخیر میں ہی مشکلات پیش آویں۔ ایجنٹوں کو بھی رعایتی قیمت پر امرت دھارا دینے کے واسطے لکھا گیا ہے۔ امرت دھارا و اس کے مرکبات تو ہر گھر میں ہمیشہ موجود رہنے چاہئیں۔ انکی قیمتیں اس طرح ہونگی۔

امرت دھارا سالم شیشی روپیہ آٹھ آنہ (۱؍۸) کی بجائے ایک روپیہ چودہ آنے (۱؍۱۴) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (۱؍۴) کی بجائے ۱۵ر نمونہ ۸ر کی بجائے ۶ر
امرت دھارا مرہم ایک روپیہ کی بجائے ۱۲ر **امرت دھارا کی میٹھی ٹکیاں** ۸ر کی بجائے ۶ر **امرت دھارا لوشن** ایک روپیہ کی بجائے ۱۲ر
امرت دھارا بام ایک روپیہ کی بجائے ۱۲ر **امرت دھارا صابن** ۱۴ر فی بکس کی بجائے ساڑھے دس آنہ (۱۰؍۶)

کچھ اور گھریلو ادویات کا بڑی فہرست میں تذکرہ ہے۔

تار کا پتہ:- امرت دھارا۔ لاہور خط وکتابت کا پتہ۔ امرت دھارا ۹۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بلڈنگس۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

(رجسٹرڈ) # پیلی بھیت کیوں مشہور ہے (رجسٹرڈ)

اس لئے کہ وہاں سے بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی مشہور دوا بہراپن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچتی ہے ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

بہرہ پن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص بے نظیر دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں آکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔

ہمارا پتہ یہ ہے۔ **کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔پی**

خدا کی نعمت

(نرینہ اولاد)

جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی خواہش ہو۔ یہ دوائی "خدا کی نعمت" ہمارے دواخانہ سے منگا کر استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ ہوگی۔ یہ عجیب علاج ہے جس کو مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت مولانا حکیم نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی کے خاص مجرب و آزمودہ اور عطا کردہ نسخہ سے تیار کیا۔ جو گزشتہ پچیس برس سے لوگوں کے زیر استعمال ہے۔ اور بہت سے اشخاص نے اس دوا سے فائدہ اٹھایا اور بامراد ہونے کے بعد خود بخود سندات روانہ کیں

قیمت مکمل خوراک علاوہ محصول ڈاک صرف چھ روپے آٹھ آنے

نوٹ:۔ علاوہ ازیں ہمارے دواخانہ سے تمام ادویات برائے امراض مخصوصہ مردانہ و زنانہ اور طاقت اور امراض چشم بہ رعایت مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی۔ قادیان۔ پنجاب**

اگر

آپ کے معدہ میں کوئی فتور واقع ہو گیا ہے اعصابی کمزوری ہو۔ خون کم یا گاڑھا پیدا ہوتا ہو۔ تو آپ

کناری روڈس

کا استعمال شروع کر دیں۔ جس سے کہ یہ موذی امراض دفع ہو جاویں گی۔ اور آپ نئی زندگی محسوس کریں گے۔

قیمت مکمل خوراک للعہ فی شیشی عہ

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

(رجسٹرڈ) # عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور۔ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ دائمی قبض۔ پرانی کھانسی۔ کثرت پیشاب یرقان۔ ٹانگوں کا پھولنا۔ دل دھڑکنا۔ جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ ایام ماہواری کی خرابی و درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بنا کر صاحب اولاد کرتا ہے۔ وزن میں زیادتی۔ جسم میں فولادی طاقت۔ قوت مردانگی۔ سچی بھوک پیدا کر کے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ بانجھ پن دافع کی لاجواب دوا ہے قیمت پوری خوراک بعد ۵ روپیہ۔ عرق نور صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں بلکہ تندرستوں کو آئندہ بیماریوں سے بچائے رکھنا کا علی الاعلان مدعی ہے۔ قیمت فی پیکٹ بوتل عہ پیکٹ للعہ۔ بچہ گھر کا بادشاہ ہے۔ اس کی صحت آپ کے لئے باعث فخر ہے اس لئے آج ہی نور بال سرپ رجسٹرڈ پلائیے۔ جو کہ بخار۔ کھانسی۔ قے۔ دست۔ بدہضمی سے محفوظ رکھنے کے علاوہ ان کو موٹا تازہ۔ رنگ سرخ۔ چہرہ اور خوبصورت بناتا ہے قیمت فی شیشی ۱ر

امرت نور۔ ہزار دکھ کا واحد درمان۔ فوری ضرورت کیلئے۔ قیمت فی شیشی۔ ۱ر۔ ۸ر۔ ۴ر

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور۔ قادیان پہاڑ گنج دہلی

اکسیر حافظہ

طلبا مدرسین اور شائقین علم کیلئے نایاب تحفہ

مختلف ڈاکٹروں حکیموں مثلاً ڈاکٹر جان ایچ کلارک صاحب ایم ڈی لندن۔ ڈاکٹر پیلے صاحب لکھنؤ۔ حکیم محمد عبدالباسط صاحب وغیرہم نے اس کو کمزوری دماغ۔ کمزوری حافظہ نسیان کا مجرب علاج قرار دیا ہے۔ اگر امتحانات کے موقع پر سب پڑھا پڑھایا بھول جاتا ہو تو اس کو چند ہفتے استعمال کر کے اپنی محنت شاقہ کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ اور فیل ہونے کی ندامت سے بچیں۔ ایک انگریز نے لکھا ہے۔ "Loss of memory ....." کی یہ مجرب دوا ہے Before an Examination عوام سے تین ہفتہ کی دوائی کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ غرباء کو رعایت دی جائیگی۔ خرچ بذمہ خریدار۔

نوٹ۔ اگر ایک ہفتہ کے متواتر استعمال سے فائدہ محسوس نہ ہو۔ تو بقیہ دوائی واپس کرنے پر اس کی قیمت واپس کی جائے گی۔ تلی اور مرض گنٹھیا ہر ایک کی تین ہفتہ کی دوائی الگ الگ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ موتیا بند کی دوائی ایک ماہ کے لئے قیمت تین روپے آٹھ آنے۔ اکسیر بواسیر خونی و بادی عہ فی اونس۔ مرہم بواسیر خونی و بادی ۱۰ر فی اونس۔ اور اکسیر دمہ ایک روپیہ ۸ر فی اونس۔ اخراجات ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر۔ **فضل الٰہی برادرز محلہ دارالفضل قادیان**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سول نافرمانی کی رفتار کے متعلق حکومت ہند کے ڈائرکٹر پبلک انفرمیشن کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مرکزی اور صوبجاتی ضابطوں کے ماتحت ۱۹۳۲ء میں جو سزایابیاں عمل میں آئیں۔ ان کی آخر جنوری تک کی تعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانوی ہند کے اندر تحریک سول نافرمانی میں کافی طور پر کمی واقع ہو گئی ہے۔ چنانچہ بمبئی۔ بنگال۔ یو۔ پی۔ آسام اور صوبہ سرحد میں بالترتیب ۴۱۵۔ ۲۲۹۔ ۱۹۹۔ ۱۵۸ اور ۱۲۳ قیدی کم ہو گئے۔ البتہ بہار و اڑیسہ میں ۲۵۴ اور کورگ میں ۱۹ قیدی بڑھ گئے ہیں۔ اعلان میں یہ امر بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ پہلے سول نافرمانی کے قیدیوں کی تعداد ۱۴۹۱۹ تھی۔ لیکن اب ۱۲۷۸۸ ہے تحریک کی ابتدا سے آج تک اس سلسلہ میں کل گرفتاریاں ۳۰۹۰۶ ہوئی ہیں۔

گاندھی جی اور دیگر سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر یکم مارچ کو اسمبلی میں مسٹر سعود احمد کی قرارداد پر بحث ہوئی اور فیصلہ ہوا کہ وائٹ پیپر کی اشاعت یعنی ۱۴ مارچ تک اس بحث کو ملتوی کر دیا جائے۔ اس کے بعد چونکہ حکومت اور اہل ملک دونوں کا نظریہ تبدیل ہو جانے کا امکان ہے۔ اس لئے سیاسی قیدیوں کی رہائی کی قرارداد پر غور کرنے کا بہترین موقع وہی ہوگا۔

حکومت پنجاب کے ممبر خزانہ نے پنجاب کونسل میں ۲ مارچ کو ایک سوال کے جواب میں اعداد و شمار کے رو سے بتایا ہے کہ گزشتہ بیس سال میں انگریز افسروں کی تعداد تیس اور چالیس فیصدی کے درمیان کم ہو گئی ہے۔

مسٹر ڈی ولیرا نے یکم مارچ کو آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں حلف وفاداری منسوخ کرنے کا مسودہ قانون سینٹ میں بھیجنے کے لئے دوبارہ پیش کیا۔ جو ۹۴ کے مقابلہ میں ۷۵ آراء سے منظور ہو گیا۔

دہشت انگیزی کی وارداتوں کے لئے لائسنس کے بغیر اسلحہ رکھنے کی سازش کے الزامات میں ایک سو سے زیادہ اشخاص بنگال صوبجات متحدہ اور پنجاب کے مختلف حصوں میں گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ میں ان سب پر سازش کا ایک جدید مقدمہ چلایا جانے والا ہے۔

بمبئی لیجسلیٹو کونسل میں یکم مارچ کو پریذیڈنسی کے اندر تمباکو کی فروخت پر محصول عائد کرنے کے مسودہ قانون پر بحث ہوئی اور وزیر مالیات نے اس ترمیم کو منظور کر لیا۔ جس میں مسودہ قانون کو مستقل کرنے کی بجائے اس کی میعاد صرف دو سال مقرر کی گئی تھی۔

کولمبیا اور پیرو کے قضیہ کے متعلق مجلس اقوام نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ ۲ مارچ کو اس نے اپنی تجاویز لیگ کونسل کے سامنے پیش کر دیں۔ رپورٹ میں سفارش کی گئی ہے کہ جب تک اس قضیہ کا تصفیہ نہ ہو جائے۔ اس وقت تک پیرو کی افواج ہٹالی جائیں اور متنازعہ فیہ علاقہ کی نگرانی کے لئے ایک بین الاقوامی کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو کولمبیا کی افواج کی مدد سے وہاں کا انتظام کرے۔ حکومت جمہوریہ امریکہ نے کمیٹی کی تجاویز کو سراہتے ہوئے ان سے کلی اتفاق ظاہر کیا ہے۔

جرمنی میں پریذیڈنٹ فان ہنڈنبرگ کے ایک جدید حکم کی رو سے مارشل لا نافذ ہو گیا ہے۔ اس فرمان کے ماتحت موجودہ آئین کی وہ تمام دفعات منسوخ کر دی گئی ہیں۔ جن کے رو سے شخصی آزادی۔ آزادانہ طور پر اظہار رائے کا حق اخباروں کی آزادی جلسے منعقد کرنے اور انجمنیں بنانے کی مراعات حاصل تھیں۔ نیز مرکزی حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ جو ریاست امن بحال کرنے کے لئے ضروری کارروائی کرنے میں اغماض سے کام لے اس کے نظم و نسق پر قبضہ کر لیا جائے۔ اس حکم میں پریذیڈنٹ یا حکومت کے ارکان پر قاتلانہ حملہ کی کوشش کرنے اور غداری آتشزدگی زہر خورانی اور ریلوں کو نقصان پہنچانے کا ارتکاب کرنے پر سزائے موت اور حکومت کے خلاف چھوٹے چھوٹے جرائم پر عمر قید کی سزا تجویز کی گئی ہے اس وقت تک تقریباً ایک سو تیس سرکردہ اشتراکی زیر حراست ہیں۔

اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں ۲ مارچ کو ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۳ء تک ۲۰۵۶ پولیٹیکل قیدی انڈیمان بھیجے گئے۔

احمد آباد میں ہر سال شراب کے ٹھیکے نیلام ہوا کرتے ہیں۔ اس سال پچھلے سال کی نسبت ۳ ½ لاکھ کی نیلامی زیادہ ہوئی ہے۔

موپلہ قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ پر گورنمنٹ غور کر رہی ہے۔ اور مدراس کونسل میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر حکومت نے مناسب سمجھا۔ تو انہیں رہا کر دے گی۔

مہاراجہ اندور نے یکم مارچ کو مقامی کالجوں کے طلباء کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ طلباء لوگوں کو سمجھایا کریں کہ بچپن کی شادیاں۔ شادیوں پر فضول اخراجات اور ذات پات کے قیود ترک کرنے کی بے حد ضرورت ہے اس سوشل اصلاح کے بغیر پولیٹیکل ترقی بھی محال ہے۔

پنجاب کونسل سے واک آؤٹ کرنے والے ہندو اور سکھ ممبروں کی ایک میٹنگ لاہور میں ۴ مارچ کو منعقد ہوئی۔ اور فیصلہ ہوا۔ کہ سوال و جواب کے وقت ممبروں کو اجلاس میں جانے کی اجازت ہے اور جب بجٹ پر بحث کے دوران میں ہندو اور سکھ وزراء کے مطالبات زیر پیش ہوں۔ تو بھی تمام واک آؤٹ کرنے والے اجلاس میں حصہ لیں۔ بعضوں نے مستعفی ہو جانے کی بھی تجویز پیش کی۔ مگر راجہ نریندر ناتھ اور دیگر ہندو اور سکھ ممبروں نے اس تجویز کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔

مکتی فوج کے جرنیل ہگنز نے ہندوستان سے واپسی کے بعد لنڈن میں رائٹر کے ایک نمائندہ سے کہا۔ کہ ہندوستان کی اہم ضرورت یہ ہے۔ کہ مردوں اور خصوصاً عورتوں کو عیسائیت کی تعلیم دینے کا انتظام کیا جائے

سر چمن لال سیتلواڈ نے ملک کی موجودہ سیاسی حالت کے متعلق ٹائمز آف انڈیا کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ملک کی موجودہ صورت حال بے حد المناک ہے۔ حکومت نے جو سخت ذرائع اختیار کئے ہیں۔ ان سے تحریک سول نافرمانی کا خاتمہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور سول نافرمانی کے بانی کی تمام توجہات اچھوت ادہار کے مسئلہ پر مرکوز ہو گئی ہیں۔ گاندھی جی سیاست کے مرد میدان نہیں۔ مزید برآں وہ گفت و شنید کرنے کے معاملہ میں بھی نہایت بودے ثابت ہو چکے ہیں۔ اور ہمیں لندن میں اس کا احساس ہو چکا ہے اگر گاندھی جی اپنی حب الوطنی اور اپنے عظیم الشان اثر کو معاشرتی اصلاح کے کاموں تک محدود کر دیں تو یہ ان کا بہت بڑا احسان ہوگا۔

صدر جرمنی نے ایک تازہ فرمان کے رو سے فوجی اسرار کو افشا اور غیر ملکی حکومتوں کی طرف سے جاسوسی کرنے والوں کو سزائے موت دینے کا حکم نافذ کیا ہے۔ علاوہ ازیں جو کسی غیر ملکی حکومت کو ایسی سچی یا جھوٹی اطلاع بہم پہنچائے۔ جس کا جرمنی کے حق میں انکشاف بہتر ہو۔ تو اسے دس سال قید سخت کی سزا دی جائیگی۔ نیز فیڈرل حکومت نے جرمنی کی ریاستوں سے درخواست کی ہے۔ کہ تمام اشتراکی رسائل اور اشتہارات کی اشاعت ممنوع قرار دے دی جائے۔ اور مطبوعہ اشتراکی کاغذات اور اشتہارات ضبط کر لئے جائیں۔

وزیر اعظم ریاست جموں و کشمیر نے ایک تازہ حکم کی رو سے ریاست کے ملازموں کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ مناسب کرایہ ادا کئے بغیر گاڑیاں استعمال نہ کیا کریں۔ ڈرائیوروں کو شکایت تھی۔ کہ ریاستی ملازم بغیر کرایہ دیئے گاڑیاں استعمال کرتے ہیں۔

درن آشرم سوراجیہ سنگھ کے چند ممبران نے جو بنارس سے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی